11156/65

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ
میری والدہ جنکی عمر 65 سال ہے وہ اپنی بہن اور بہنوئی کے ساتھ حج فرض کرنے
جانا چاہتی ہیں تو کیا شرعاً اسکی اجازت ہے۔ جبکہ والدہ کا سعودی عرب میں کوئی محرم نہیں ہے۔
اور ممکن ہے کہ رشتہ داروں میں سے ایک دو عورتیں مزید بھی چلی جائیں۔

المستفتی: محمد رفیق
مکان نمبر 113 کورنگی 5/
0322-2432623

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ ہو)

دار الافتاء
دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

مذکورہ صورت میں چونکہ سفرِ حج کے لئے آپ کی والدہ کا کوئی شرعی محرم نہیں ہے، تو اصل مذہبِ احناف کے مطابق ان کا حج کے لئے بغیر محرم کے جانا جائز نہیں، اور ایسی صورت میں ان پر حج کے لئے جانا واجب نہیں۔ بلکہ وہ محرم ملنے کا انتظار کریں، اور وہ حج پر نہ جانے کی وجہ سے گناہگار بھی نہ ہوں گی، البتہ اگر کوئی محرم نہ ملے تو ان پر یہ وصیت کرنا لازم ہے کہ اگر وہ اپنی زندگی میں حج نہ کرسکیں تو ان کے مرنے کے بعد ان کے ترکہ کی تہائی سے حج بدل کرادیا جائے۔

البتہ ایسی صورت میں حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کے مذہب کے مطابق ان شرائط کے ساتھ جانے کی اجازت ہے کہ عورت پر حج فرض ہو اور اس کے ساتھ سفرِ حج میں شوہر اور محرم نہ ہو یا شوہر و محرم ہو، مگر وہ اس کے ساتھ جانے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، نیز عورت کو ان کے بغیر سفر کے دوران کسی گناہ اور فتنہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ نہ ہو اور قابلِ اعتماد عورتوں کی جماعت کے ساتھ وہ جارہی ہو تو حضرت امام مالک اور حضرت امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان شرطوں کے ساتھ بغیر محرم کے سفرِ حج کے لئے جانے کی گنجائش ہے۔ (ماخذہٗ التبویب: ۴۰/۲۸۳)

مذکورہ بالا شرائط پائے جانے کی صورت میں آپ کی والدہ کے لئے سفرِ حج کی گنجائش ہوگی، جبکہ عمر زیادہ ہو اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

دار الافتاء

فی مشکاة المصابیح: (۲۲۱/۱)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لا یخلون رجل بامرأة ولا تسافرن امرأة إلا ومعها محرم." فقال رجل: یا رسول اللہ اکتتبت فی غزوة کذا وکذا وخرجت امرأتی حاجة قال: "اذهب فاحجج مع امرأتك" متفق علیه۔

وفی المرقاة: (۳۸۶/۵)

(عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ .... ولا تسافرن) أی مسیرة ثلاثة أیام بلیالیها عندنا (امرأة) أی شابة أو عجوزا (إلا ومعها محرم) قال ابن الهمام فی الصحیحین لا تسافر امرأة ثلاثا إلا ومعها ذو محرم............ قال ابن الملك فیه دلیل علی عدم لزوم الحج علیها إذ لم یکن معها محرم وبهذا قال أبو حنیفة وأحمد وقال مالك رحمه اللہ تعالی یلزمها إذا کان معها جماعة النساء وقال الشافعی رحمه اللہ یلزمها إذا کان معها امرأة ثقة اھ وقال الشمنی مذهب مالك إذا

وجدت المرأة صحبة مأمونة لزمها الحج لأنه سفر مفروض كالهجرة ومذهب
الشافعي إذا وجدت نسوة ثقات فعليها أن تحج معهن۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالحفیظ حفظہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۶ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۲ھ

۳۰ مئی ۲۰۱۱ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۲۶/۶/۱۴۳۲ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۳/۱۳۶۳

مورخہ ۲۶/۶/۳۲

۳۰/۵/۲۰۱۱

مفتی